رجسٹرڈ ایل نمبر ۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہی ۲۱ جون سنہ ۱۹۱۲ء | نمبر ۲۵

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب .... ار

اُردو کی دوسری کتاب ۲۰ر

اُردو کی تیسری کتاب ۳ر

اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر

رومن اردو کی پہلی کتاب ۲ر

رومن اردو کی دوسری کتاب ۳ر

رومن اردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا ....ر

فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی وار +

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح :- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گروتول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہی قیمت رکشا للعہ سے ما عسہ کرو تول لعہ +

مزید دریافت حال کے لیے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ...... عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی ...... عگ

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ...... ہے

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۵ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	عہ
چوتھائی کالم	صہ	عہ	للعہ
نصف کالم	عہ	للعہ	وعسہ
پورا کالم	للعہ	وعسہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ما ر

ہر ایک دفعہ کے لیے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لیے نہ لیا جائیگا +

نوٹ - نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول - من تصنیف ایڈورڈ اے آئنٹ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے پُر تاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی - من تصنیف قاضی پیر محمد کونجھی - فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے

انجیل برنباس - من تصنیف عبدالاحد از کاٹرہ - کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہوگئی - پادری ہنگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم - من تصنیف ڈاکٹر جے - ڈبلیو - رابرٹس صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر - اُردو ۸ر اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری ہی - ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اس کا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہی +

خاندانی فرائض - ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴ر - ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر - اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بنادیں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ "ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے" کتاب کی قیمت صدہا گُنی قیمتی ہی +

ویدک شائستگی - قیمت رومن اردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اردو قیمت ۱ر +

ذات وچار - فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری - من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھہ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو ۸ر - فارسی اردو ۸ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہی - ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہی اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداران - یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دی جاوے - علاوہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہی ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اردو قیمت ۸ر فارسی اردو ۸ر +

کتابوں کی فہرست مفت بھیجی جاتی ہی

یہہ کتابیں کرسچین بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشاں

لودیانہ ۔ جمعہ ۔ ۲۱ جون ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

سینٹ پیٹرزبرگ کے پیغام سے ظاہر ہے کہ علاقہ کاشغر میں انتظام برہم ہے آئینی کا عالم طاری ہے۔

کاشغر کی ایک با اثر پولیٹیکل سوسائٹی کا سردار قتل کیا گیا تمام عہدہ دار پریشان اور خوف زدہ ہیں۔

سینٹ لوئیس نام جنگی جہاز کی ٹکر سے ایک فرنچ آبدوز جہاز زنڈی میری نام بیچ میں کٹ کر غرق ہو گیا۔

ٹریپولی کا علاقہ زنزور اٹالین نے سر کیا وہ شہر ٹریپولی سے دس میل مغرب کو ہے ساحل پر۔

سینچر کو دن بھر لڑائی رہی اس لڑائی میں اٹالین ۳۰ قتل ۲۶۳ زخمی تھے۔ تمام مورچے سر کئے۔

مورچوں کی خندقیں لاشوں سے پر تھیں۔ دشمن کے کم از کم ایک ہزار قتل اور بیشمار زخمی کئے گئے۔

ادھر ترکوں کی لڑائی ہوتی تھی۔ ادھر ترکوں کی ایک چھوٹی جماعت کارگریشن کے اٹالین مورچوں پر آ پڑی۔

لیکن پیادہ توپخانہ نے وہ مقابلہ کیا کہ بھاگ گئے۔ بیشمار ترک قتل کئے گئے تھے۔

برخلاف اس کے ترکی کمانڈر کی رپورٹ ہے کہ ایک ہزار اٹالین قتل کئے گئے۔ قسطنطنیہ سے بارہ کی خبر ہے۔

گورنمنٹ چین برٹش معاہدہ افیون کی شرائط کے خلاف ورزی کر رہی ہے اس کا نوٹس لینا ضرور ہوگا۔

برٹش پارلیمنٹ میں نائب وزیر ہند نے کہا کہ چینی گورنمنٹ سے جواب طلب کرینگے چشم پوشی ناممکن ہے۔

غرق شدہ جہاز اوسٹینیہ سے منگل کے روز ہاتھی ۲۰ دانت کے اور دس پیپے نکالے گئے۔ کام جاری ہے۔

برلن سے وی انا تک ہوائی جہازوں کی دوڑ کا مقابلہ کیا گیا سات ہوائی جہازوں نے حصہ لیا۔

بریلی میں تصادم ریلوے کا حادثہ ہوا تھا۔ اس کی تحقیقات کا سلسلہ جاری کیا گیا۔

دو اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر بالفعل معطل کئے گئے ہیں مقدمہ ہوگا۔ نقصان جان بھی تھا۔

گورنمنٹ چین تبت کو آزاد ہونے نہ دیگی۔ بلکہ ریلوے نکالیگی اور فارن تجارت کشادہ کیجاویگی۔

سرکشی تبت کے دبانے کے لئے چین نے اور پانچ ہزار فوج روانگی ہے۔ یہ دوسری کمک ہے۔

مراکو کی بابت فرانس اور سپین کا جھگڑا قریب الاختتام ہے۔ اس پر طرفین نہایت خوش ہیں۔

پایہ تخت تبت میں چینی فوج قلعگیر کی پچھلی لڑائی میں ۵۰۰ تبتی قتل ہوئے اور ۸۰۰ چینی مارے گئے۔

نیویارک میں ہوٹلوں کے پیشہ خدمت اور باورچی سٹرائیک پر متفق ہیں۔ وہ زیادہ اجرت چاہتے ہیں۔

برٹش پارلیمنٹ میں ایک مسودہ پیش ہوا۔ کہ عورتوں کو بھی قانونی پیشہ کی آزادی ہو۔

لندن کے ایک امیر سر جولیس مر گئے۔ پانچ ملین کی جائداد چھوڑی یعنی ساڑھے سات کروڑ۔

سر جولیس نے ۱/۲ ۷ لاکھ روپیہ وصیت کیا کہ اس سے جنوبی امریکہ میں ایک یونیورسٹی تعمیر کریں۔

رنگون میں ایک بڑی بھاری مورت بدھ کی بن رہی ہے جو کہ برہما کی سب مورتوں سے بڑی ہے۔ (کوکب ہند)

کلکتہ کارپوریشن کی ایک سب کمیٹی اس بات کا فیصلہ کر رہی ہے کہ گاڑیاں کیسی بنائی جاویں۔ کہ ان کے چلنے میں آواز کم ہو اور جو اس بارہ میں زیادہ عمدہ تجویز پیش کریگا اسکو انعام دینگے۔

چونکہ اب کچھ شک نہیں ہے کہ تبت کے سپاہی چینیوں کو جلد لاسہ میں قابو کرینگے۔ امید ہے کہ جلد دلائی لاما ہندوستان سے تبت کو روانہ ہونگے۔

بمبئی سے شکایت آئی ہے کہ وہاں آم امسال بہت مہنگے ہیں۔ اور جو آم دو دو آنے آتے تھے اب چار آنہ سے آٹھ آنہ تک ملتے ہیں۔

اخبار کی بہار

چند دن ہوئے کلکتہ میں سخت طوفان باد سے ایک دو منزلہ مکان گرا جس سے دو آدمی دو گھوڑے ایک گائے معہ بچھڑا ہلاک ہوئے۔

کلکتہ میں مسٹر سٹوارٹ نے نیوزی لینڈ بیمہ کمپنی پر پندرہ ہزار کا دعویٰ اس بنا پر کیا ہے کہ اس کی کشتی جو بیمہ شدہ تھی دریائے ہوگلی میں غرق ہو کر تباہ ہو گئی۔ مدعا علیہم کہتے ہیں کہ مدعی کشتی کا مالک نہ تھا۔ یا تو اس نے ڈبو دی یا اس کے حکم سے غرق کی گئی۔

موضع لارنیہ پرگنہ کاچرلک آسام کے باغیہ چائے میں قلیوں نے شور مچایا تھا اس کا فیصلہ ہو گیا اور ۲۰ قلیوں کو ملزم گردانکر عدالت نے سزا دیدی ہے۔

انگلینڈ میں ڈیوڈ یالٹن نامی ایک تین سال کا لڑکا ہے۔ جو فن مصوری میں کمال رکھتا ہے جس کی بنائی ہوئی تصویروں کو آجکل وہاں رکھا یا جاتا ہے۔ جس وقت یہ لڑکا گیارہ مہینے کا تھا تب اس نے کتے کی تصویر بنانی شروع کی۔ جب اٹھارہ ماہ کا ہوا تو مزیدار تصاویر بنانے لگا اور اعلے درجہ کی روغنی تصویریں بناتا ہے۔

بمبئی کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں دو سپاہی بالا اور رام شربت کھانے کے بعد نل پر ہاتھ دھونے گئے تھے۔ لیکن وہیں بیہوش ہو کر گر گئے۔ انہیں ہسپتال پہونچایا گیا جہاں معائنہ سے معلوم ہوا کہ وہ دھتورے کے زہر سے بیہوش ہوئے ہیں۔

الہ آباد یونیورسٹی نے حکم دیا ہے کہ اگر کوئی کسی امتحان میں فیل ہو جائے تو وہ دوبارہ اس جماعت میں نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں اگر وہ دوگنی فیس دے تو ایک مرتبہ اسے اور قسمت آزمائی کا موقعہ دیا جا سکتا ہے۔

ہمعصر افغان رقمطراز ہے کہ چھاؤنی پشاور ریلوے سٹیشن کو عرصہ ستائیس سال سے ایک شریف الطبع اور خوش مزاج یورپین سٹیشن ماسٹر کی افسری کا فخر حاصل رہا ہے۔ جو حال میں اس قدر طویل سروس کے بعد نہایت نیک نامی کیساتھ ریٹائر ہوتے ہیں۔ مسٹر فلپ کو یورپین اور ہندوستانی پبلک اور اپنے اعلےٰ و ادنےٰ ماتحتوں میں پوری ہر دلعزیزی حاصل تھی۔ اس کا سلوک عوام الناس کے ساتھ مشفقانہ رہا ہے۔

ان کے ریٹائر ہونے پر ۹ جون کی شام کو سٹیشن سٹاف نے ان کے اپنے بنگلہ پر ان کو ایک الوداعی گارڈن پارٹی دی۔ جس میں چھاؤنی و شہر کے ریلوے سٹاف کے علاوہ چھاؤنی کے یورپین اور بعض ہندوستانی افسر اور شہر کے بعض شرفا کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ لوازمات جلسہ کا انتظام معقول تھا۔ جلسہ میں مسٹر فلپ کے جام صحت نوش کئے گئے۔ اور حاضرین نے نہایت اخلاص کیساتھ اُن کی صحت اور طول حیات کی دعائیں دیں۔

مسٹر فلپ کے جانشین مسٹر حسن صاحب ایک خوش اخلاق اور زندہ دل نوجوان جنٹلمین معلوم ہوتے ہیں جن کی وضع قطع سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے پیشرو کے نقش قدم پر چلکر اپنے ماتحت عملہ اور پبلک میں ہر دلعزیزی حاصل کرنے میں کامیاب ہونگے۔

ہمعصر افغان مخبر ہے۔ محمد افضل خاں صاحب نمبردار مرتقہ (ضلع پشاور) تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۲ مئی کو یہاں ایک شیر آگیا چونکہ لوگوں نے اس سے پہلے کبھی شیر نہیں دیکھا تھا۔ اس لئے خالی ہاتھ اس کے مارنے کو نکل آئے۔

آخر کار بڑی رد و کد اور مقابلہ کے بعد لوگوں نے صرف لکڑیوں اور ڈنڈوں سے شیر کو مار ڈالا۔ اس مقابلہ میں دو آدمی سخت مجروح ہوئے۔ ملاں سید احمد اور جمعہ خاں نے اس موقعہ پر بڑی دلیری اور بہادری دکھلائی۔

شملہ میں افواہ ہے ضلع سہارنپور جدید شہر دہلی کی ضرورت کے لئے پنجاب میں داخل کیا جائیگا۔

مدراس کی ایک ہندو خاتون نے اپنی یونیورسٹی سے ایم۔ بی سی۔ ایم کا امتحان پاس کیا ہے۔

کلکتہ میں خیال پیدا ہے کہ ایک لاکھ بنگالی دہلی جا کر آباد ہوں۔

میڈیکل کالج ڈھاکہ کے ایک ہندو طالب علم نے امتحان میں ناکامیاب رہنے کے باعث خودکشی کر لی۔

لندن کی ایک فرم کلکتہ میں اعلےٰ پیمانہ پر صابون کا کارخانہ کھولنے والی ہے۔

بنگال میں خفیہ پولیس کا محکمہ توڑا نہیں گیا ہے بلکہ اس میں مزید اضافہ کیا گیا ہے۔

امریکن کروڑپتی کرنل جے۔ جے اسٹور بھی جہاز ٹیٹانک میں غرق ہوئے تیس کروڑ روپیہ چھوڑا ہے۔

۲۷ کروڑ روپیہ اپنے بیٹے کے نام وصیت کیا ۲۰ سالہ باقی بیوی کے نام۔

امریکن گورنمنٹ نے پانچہزار فوج کو تیار رہنے کا حکم دیا ہے کہ حسب ضرورت بغاوت کیوبا فرو کریگی۔

ٹریپولی میں لمبے آرام کے بعد اٹالین نے لڑائی کی پیشقدمی پھر شروع کی۔ سرگرمی نمایاں ہے۔

اٹالین پیادہ اور ایک بریگیڈ رسالہ نے آگے بڑھکر زنزور کا علاقہ فتح کیا ۸ کو۔

اس سیر حاصل رقبہ کے لئے سخت لڑائی ہوئی تمام بلندیاں بزور سنگینوں کے ترکوں سے چھین لی ہیں۔

ترک جان توڑ کر لڑے رقبہ کا حاشیہ اطالین کے قبضہ میں ہے۔ تفصیلات مفصل نہیں دی گئی ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

احساس باطنی

نمبر ۳

احساس باطنی یا روحانی ایمان کے بڑھیا اور افضل آلہ کے سوا دوسرا کوئی بھی ایسا وسیلہ نہیں ہو سکتا۔ کہ جس کے سبب سے انسانی روح فتحمندی حاصل کر سکتی ہے۔ مگر صرف ہاتھوں ہی کے ذریعہ بغیر پاؤں کے انسان کچھ نہیں کر سکتا اس لئے روحانی عالم میں بھی آسمانی راہ پر چلنے کے لئے پاؤں کی ضرورت ہے۔ اور وہ انسان کی کیرکٹر ہے جس کو صلح بخشنے والی انجیل کا جوتہ درکار ہے۔ وہ کیرکٹر اس حالت میں شدھ ہو کر آسمانی راہ پر چلنے کے لائق ہو سکتی ہے۔ جبکہ وہ انجیل مقدس کی نجات بخش باتوں پر کاربند ہو جائے اس لئے ہمارے نجات دہندہ نے نیقودیمس کو نصیحت کرتے وقت صاف فرما دیا کہ آدمی جبتک ازسرنو پیدا نہ ہو جاوے تب تک وہ آسمان کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔ اور یہی دین عیسوی کی ابتدائی اور ضروری تعلیم ہے۔

پس لازم ہوا کہ انسان نجات کے لئے ایمان لا کر اور روح القدس کا انعام حاصل کرکے ازسرنو زندگی حاصل کرے۔ تب وہ ہلاک نہ ہوگا۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے گا۔

اٹلی اور ٹرپولی

ناظرین نورافشاں اس لڑائی سے واقفیت رکھتے ہیں جو مابین ملک اٹلی اور ٹرکی کے دیر سے جاری ہے۔ صوبہ ٹرپولی اس جنگ کا مرکز ہے۔ اکثر ہماری نظر میدان جنگ کی طرف لگی رہتی ہے۔ اور سوائے سامان جنگ و مقتول و مجروح کے گروہ کے ذکر اذکار کے اور کچھ نہیں دیکھتے۔ ولایت کے ایک اخبار میں اہل اٹلی کی کاروائی کی بابت بہت عجیب اور تعریف کے لائق خبریں لکھی ہوئی ہمارے مطالعہ سے گذریں وہ ہمعصر لکھتا ہے کہ گذشتہ پانچ ماہ میں اٹلی نے ٹرپولی اور قرنیہ کے علاقوں کے اندر ذیل کے فوائد مسلمانوں کو پہنچائے ہیں۔

(۱) ریل کی دو سڑکیں یعنی ٹرپولی این زرہ اور ٹرپولی گرگارش تیار کرکے جاری کر دی ہیں۔

(۲) سمندر کے اندر تار کا انتظام کیا اور دو نئے کیبل Cable جن سے ٹرپولی سے شہر سیراقوسی تک تار کی خبر بھیجی جاویگی قریب تیار ہیں۔

(۳) تمام ملک میں اور سمندر کے کنارہ پر سارے شہروں کو تار برقی یعنی Wireless Telegraphy کا سامان موجود ہے۔

(۴) عربوں اور اٹلی کے باشندگان کے واسطے مدارس جاری کئے ہیں۔

(۵) پولیس کا پختہ انتظام اور کچہریوں کا بندوبست ہو چکا ہے۔

(۶) ٹرپولی بنغازی اور طبروق کے بندروں میں جہازوں کے واسطے ڈاکس بن رہے ہیں۔

(۷) شہر ٹرپولی کے واسطے واٹر ورکس کا انتظام ہو گیا۔ تاکہ بولیانا کنوؤں سے صاف پانی لوگوں کو ملجاوے۔

(۸) ہسپتال عربوں کے واسطے کھولے گئے ہیں اور علیحدہ انتظام ان لوگوں کے واسطے خاص طور سے ہوا ہے جو لگنے والی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔

(۹) ایک خاص کارخانہ کھولا گیا ہے جس میں عالم حکیم بیماریوں کا سبب بذریعہ دیکھ بین کے اچھی طرح سے دریافت کر سکیں۔ اور ان روگوں کی انسداد کے واسطے انتظام کریں۔

(۱۰) شہروں میں عام دوائی خانے کھول دیئے جہاں سے عوام کو دوائیں مل سکتی ہیں۔

(۱۱) کمیشن مقرر کئے گئے جو آب و ہوا۔ زراعت و حرفت و سوداگری کی ترقی کے لئے تجاویز کرے۔

اس سے اس ملک کو بڑا فائیدہ پہونچیگا۔

(۱۲) ٹرپولی شہر کے حدود پر بدو لوگوں کے واسطے کیمپ کا انتظام کیا گیا ہے۔

(۱۳) آس پاس کے ملک میں جہاں لڑائی ہوئی اور بربادی ہو گئی تھی۔ لوگوں کو پھر بسانے کا انتظام کیا گیا۔ اور غریب کسانوں کی امداد کا بھی بندوبست ہوا۔

ان مندرجہ بالا باتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سرکار اٹلی مثل انگریزی سلطنت کے اس نئے قبضہ کئے ہوئے ملک کا فکر کر رہی ہے۔

ایک ولایت کے انگریزی اخبار میں دریائی پرندوں کا دلکش بیان شائع ہوا ہے جس کو ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے ترجمہ کرتے ہیں۔

جس طرح سے خشکی پر مختلف قسم کے پرندے انسان کے دل بہلانے کے لئے چہچہے کرتے ہیں۔ اسی طرح خالق کائنات نے سمندر کی سطح پر سنسانی حالت کو مبدل کرنے کے لئے ایسے پرندے بنائے ہیں۔ جو سمندر پر اپنی آوازوں کی خوش الحانی کو ظاہر کرتے ہیں۔ چنانچہ ہمعصر ناردرن کرسچین ایڈووکیٹ رقمطراز ہے کہ وہ پرندے مچھلیوں اور چھوٹے جانوروں پر پرورش پاتے ہیں۔ اور انڈے دینے اور سینے وغیرہ کے لئے وہ تنہا ٹاپوؤں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلے جاتے ہیں۔

اس قسم کے ہزارہا پرندے جزیروں کی چٹانوں پر پائے جاتے ہیں۔ جہاں وہ اپنی آوازوں کو سمندر کی گرج کے ساتھ ملاتے ہیں۔ ایک قسم کے پرندے جنکو گلس کہتے ہیں وہ تمام سمندروں میں پائے جاتے ہیں

ان کے مضبوط بازو ہوتے ہیں جن سے وہ سمندر پر بڑی تیزی سے تیرتے ہیں اور غوطہ زنی کر کے اپنی خوراک حاصل کرتے ہیں۔ کسی ٹاپو کے ریتے یا دوسری جگہ پر اپنے بچے پالتے ہیں۔ لیکن وہ سمندر کے درمیان کنارے سے بہت دور تک نہیں جاتے۔

دوسرا پرندہ پٹیرل ہے جو دور سمندر کے درمیان رہتا ہے۔ یہ بہت چھوٹا پرندہ ہے۔ جو ابابیل کی نسبت بڑا نہیں۔ یہ بڑا تیراک ہے۔ اُٹھتی اور گرتی ہوئی لہروں کے ساتھ بڑی تیزی سے تیرتا ہے۔ گویا کہ اُن کے ساتھ پیدا ہوا ہے۔ اور یہ جہازوں کے اوپر اُڑتا رہتا ہے۔

ایک اور بڑا پرندہ ایلبیٹراس ہے اس کا سفید جسم اور کالے بازو ہوتے ہیں۔ بڑی لہروں کے درمیان یہ خوش ہوتا ہے اور سمندر کے درمیان بہت ہفتوں تک چلتا رہتا ہے۔ یہ سمندر کے اوپر ہوا کی طرح آزادگی سے تیرتا ہے

ایک اور پرندہ ہے جسکا نام ایڈرڈک ہے۔ یہ سچ مچ دریا کا پرندہ ہے اور اس کے جھنڈ کے جھنڈ بحیرہ آرکٹک میں پائے جاتے ہیں۔ موسم بہار میں سمندر کو چھوڑ کر یہ پرندے کنارے پر چلے جاتے ہیں۔ جہاں خشک گھاس اور نالی کے گھونسلے بناتے ہیں۔ اور اس کے اندر نرم پر لگاتے جو وہ اپنی چھاتی سے نکالتے ہیں۔ اس کے انڈے سبز ہوتے ہیں۔ جنکا شمار چھ سے دس تک ہوتا ہے۔ اس پرندہ کے پر بہت نفیس ہوتے ہیں۔ اس کے انڈے اور پر قیمتی ہوتے ہیں۔ باشندے ان کو چرا لیتے ہیں۔ اور مادہ بڑی تکلیفوں سے پھر دوسرا گھونسلہ بناتی ہے۔ پہلے گھونسلے میں مادہ اپنے پر لگاتی ہے۔ دوسرے میں نر اپنی چھاتی کے پروں کو استعمال کرتا ہے۔ لیکن دوسرے گھونسلے کو باشندے نہیں اٹھاتے۔ مبادا کہ یہ پرندے نقل مکان کر جائیں"۔

ہمعصر بدر قادیان مطبوعہ ۳۰ مئی ۱۹۱۲ء میں "مسٹر نور افشاں صاحب" بعنوان دیگر ایک نوٹ درج ہوا ہے جس میں وہ ہمارے ایک ریویو پر رسالہ ازالہ افترا مصنفہ جناب پادری ج ماسن ہاول صاحب کی نسبت تحریر کرتا ہے کہ "ہم باادب یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ آپ نے جو اس رسالہ پر ریویو لکھا ہے تو یہ ریویو رسالے کو پڑھ کر لکھا ہے یا بے پڑھے لکھ دیا ہے۔ اُمید ہے کہ آپ جواب سے ضرور مشکور فرماوینگے"۔ ہم مسٹر بدر کو اس کا کیا جواب دیں؟ نیز جیسا کہ ہم پیشتر کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ ہمعصر کا یہ مخالفانہ شیوہ خاصکر دین عیسوی کی مخالفت کا بہت بڑھا ہوا ہے۔ زیادہ اس امر کی بابت لکھنا مناسب نہیں سمجھتے اور ادب سے جواب صاف طور سے دیتے ہیں کہ جس طرح سے ہماری سمجھ میں آیا ہم نے جو کچھ مختصر ریویو کیا ہے موجود ہے۔ اگر اس پر کچھ اعتراض ہو تو میدان صاف ہے۔ مگر ناحق کی ہیں ہیں اور توتو سے کچھ حاصل نہیں ہے۔

اس دنیا میں حقیقی آرام کا ملنا دشوار ہے۔ حقیقی آرام روحانی باتوں میں ہے نہ کہ جسمانی باتوں میں۔ دنیا کی دولت عزت شان و شوکت وغیرہ وغیرہ سب سامان عیش حقیقی آرام سے خالی ہیں۔ کیونکہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں فانی اور بے حقیقت ہیں تو پھر اس حالت میں ان سے یہ خوبی کہاں حاصل ہو کہ حقیقی آرام ملسکے؟ پروفیسر رام مورتی صاحب نے اپنے ایک لیکچر میں جسکا عنوان "وید اور دنیا کی اُمید" تھا۔ ویدک ایک سمرتی کی انتہائی پرچم گستری۔ ورزش اور شور کے ساز میں بیدارام سرے مہر پایا ہے۔ ہم کو تعجب آتا ہے کہ جب اس قسم کے تفرقے اور جدائیاں جن کی بنیاد یہ چار برن ہیں۔ اتنا نقصان اس ملک میں کر چکے اور کر رہے ہیں تو پھر کیونکر یہ بڑا دعویٰ کیا جاتا ہے کہ حقیقی آرام اس میں موجود ہے۔ ہمارے خیال میں تو جو برائیوں کی جڑ ہے وہ یہ تعلیم ہے کہ جس نے بھائی کو بھائی سے جدا کر کے جھوٹا فخر اور شیخی انسانوں میں بھر دیا ہے۔ اور اونچ نیچ کا بُرا خیال پھیلا دیا ہے۔ انجیل مقدس کا کلام کیا عمدہ ہے کہ خدا نے تمام دنیا کے آدم زاد کو صرف ایک ہی لہو سے بنایا ہے کوئی تفاوت کا سلسلہ پیدا نہیں کیا گیا۔ نہ بنی انسان میں کوئی اونچا ہے۔ اور نہ نیچا ہے بلکہ سب کی حالت برابر ہے اور سب کے لئے یکساں احکام الٰہی موجود ہیں اور کچھ فرق ذاتی نہیں ہے۔ کوئی ذات و برن کے لحاظ سے اعلیٰ اور ادنےٰ نہیں ہے۔ پر اپنے اعمال کے نیک و بد ہونے سے ہر ایک کا حشر مختلف ہوگا۔

آجکل کئی اخبارات میں مذہبی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں چنانچہ چرچہ گرم ہے کہ ایک دوسرا مذہب مہذب ملکوں میں پیدا ہونے والا ہے۔ جس کے اصول بالکل نئے اور عجیب ہونگے۔ وہ ان موجودہ مذاہب سے سراسر فرق ہوگا ایسے گپوڑے اگرچہ کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ پر اگر ایسا ہو بھی جاوے تو دوسرے بے شمار مذاہب میں اس قسم کے طریق کا ایک اور اضافہ ہو جاوے گا۔ اپنی وضع کے تمام مذاہب ایک دوسرے سے مختلف ہیں مگر ایک اور انسانی مغز کی اختراع کا نیا طریقہ جاری ہو جائے تو تعجب ہی کیا ہے۔ حضرت سلیمان کا قول بالکل سچا ہے کہ سورج کے نیچے کچھ نیا نہیں ہے جو کچھ ہوا ہے وہی ہو چکا ہے۔ اور جو کچھ ہوئیگا وہ نیا نہیں ہے۔ کیونکہ پیشتر ہو چکا ہے۔ پر صداقتیں صداقتیں ہی رہینگی۔ اور جھوٹ جھوٹ ہی رہیگا۔ مذہبی خیالات کا احاطہ بسبب علمی روشنی کے زیادہ پھیلنے سے اگر کچھ اور بڑھ جاوے تو تعجب کیا ہے۔ ایسا تو ہوتا ہی آیا ہے۔ یہ کوئی عجیب بات سمجھنی نہیں چاہئے۔

جرمنی نے اپنی بری فوج میں ۲۶ ہزار جوان اضافہ کئے۔ انتظام میں ترقی کی گئی۔

اقتباس

والدین کو ہدائتیں

اگر تم اپنے بچوں کی خبرداری کرتے ہو تو ذیل کی ہدایتوں پر عمل کرنا نہ بھولو۔

(۱) اُن کو خرچ کرنے کے لئے زیادہ نقدی نہ دو۔

(۲) اُن کو اپنے ساتھی خود چننے کی اجازت مت دو تا وقتیکہ سوچ سمجھ کر تم خود اُن کے ساتھی چنو۔

(۳) اُن کو اجازت نہ دو کہ جب چاہیں گھر میں واپس آئیں بلکہ اجازت سے ایسا کرنے دو۔

(۴) جب وہ اپنی فرصت کا وقت گذاریں ہمیشہ دریافت کرو کہ وہ کہاں اور کس کے ساتھ رہے۔

(۵) اس بات کے سمجھانے میں کوتاہی نہ کرو۔ کہ طریقے اخلاق کے قائم مقام نہیں ہیں

(۶) اس بات کے سکھلانے میں قاصر نہ ہو کہ ان کی عادت ہونی چاہئے کہ ہر ایک کام کے عوض جو وہ ہر روز کرتے ہیں خصوصاً نیکیوں کی مدد کرنا اجر کے خواہاں نہ ہیں

ان مندرجہ بالا ہدایتوں کے علاوہ اور بھی ہدائتیں ہو سکتی ہیں۔ لیکن یہ نہایت ضروری ہیں۔ والدینوں کو تاکیداً عرض ہے کہ اگر وہ اپنے بیٹوں کو ہدایت کرنا چاہتے ہوں تو خاصکر ان کو یہ سکھلائیں کہ تمام کاموں میں وہ خدا کو ترک نہ کریں (مدرسہ پریسبیٹیرین)

بالسرانام جہاز میں آگ لگی پانچ گھنٹے میں کوشش کر کے بجھا دی گئی ورنہ خوف تھا کہ جلکر خاک ہو جاتا۔

مفید کہانی

بچوں کے لئے

گذشتہ سے پیوستہ

اور وہ یہ ہے کہ اپنے گھر کے صحن میں ایک اونچا مینار بناؤ جس وقت تم کو اس لڑکے سے کام لینے کی ضرورت نہ ہو۔ اس وقت اسے حکم دو کہ اس مینار پر چڑھتے اترتے رہا کرے اور جس وقت ضرورت ہوا سے بلا کر اپنا کام کراؤ اور اس طرح تم موت کے خوف سے بچے رہ سکتے اور اپنے سب کاروبار بھی بخوبی کرا سکتے ہو۔

دولتمند نے اس مفید نصیحت یا مشورہ کے لئے بادشاہ کا بہت شکریہ ادا کیا اور گھر واپس آ کر زندگی بھر اس لڑکے کی خدمت سے فائدہ اُٹھاتا رہا۔

حاصل کلام۔ اس کہانی سے لڑکے کو انسانی چنچل من سے تشبیہہ دی گئی ہے یعنی انسان جب اپنے کاروبار میں پورے طور سے مصروف ہوتا ہے تو اس کے سب کام بہت جلد اور خوش اسلوبی سے پورے ہوتے رہتے ہیں۔ خود من بھی بہی نہیں کہ کچھ الجھن نہیں ڈالتا۔ بلکہ اس کی بڑی امداد کرتا ہے۔ مگر جب انسان بیکار ہو جاتا ہے تو پھر یہی من اپنی چنچلتا سے بُرے خیالات۔ بُری چنتائیں۔ بُرے اشارے اور بُرے سبھاؤ وغیرہ کرتے کرتے بُرے اعمال سرزد کرانیکا موجب بنتا اور اس طرح پر انسان دھرم کے معنوں میں مارڈالتا ہے پس من کی اس دست برد سے بچنے کے لئے ایک یہی علاج ہے۔ کہ اسے بھلائی اور پاکیزگی کے پاک کاموں اور انہیں کی چنتا اور وچار میں مصروف رکھا جاوے

باقی دارد

مراسلات

مسیح میں قائم زندگی

گذشتہ سے پیوستہ

(۷) روحانی گھر بننے میں نہ فقط نیو اور ردّے میں یگانگت چاہئے بلکہ ردّے اور ردّے میں بھی آپس کی یگانگت کی ضرورت ہے۔ اگر ایک ردّا دوسرے ردّے کے ساتھ مل نہ جائے تو عمارت بن نہیں سکتی ہے۔ اس لئے مسیح اور شاگردوں کی یگانگت میں شاگردوں کی آپس کی یگانگت بھی لازمی ہے۔

معمار سے چند سوال۔ پیارے بھائی تم جو معماری کا کام کرتے ہو اسی نیو پر ردّا رکھتے ہو۔ تم سے میں ایک دو باتیں پوچھتا ہوں۔

(۱) تم جو ردّا رکھنے والے ہو۔ کیا آپ اس نیو پر قائم ہو؟ کیا تم داؤد کی طرح کہہ سکتے ہو کہ میرے پاؤں اس نے چٹان پر رکھے؟ اگر تم آپ چٹان پر قائم نہیں ہوئے۔ اگر تم نے چٹان پر اپنا گھر نہیں بنایا۔ تو دیکھو تمہارا اپنا انجام کیسا ہولناک ہوگا۔

(۲) جو معمار اپنا گھر ریت پر بناتا ہے۔ اگرچہ وہی گھاس یا بھوسے کا ردّا رکھتا ہے۔ لیکن ممکن ہو کوئی آپ ہی مشکل سے جلتے جلتے بچ جاوے۔ مگر اس کا ردّا بالکل جلجانے والا ہے پھر تمہاری (۱۵) ایسی خدمت سے کیا فائدہ ہے؟ کہیں تمہاری خدمت تو ایسی نہیں ہے؟

(۳) جو آپ مسیح میں سونا چاندی یا بیش قیمت پتھر بنگیا ہے وہ ہمیشہ کوشش کرتا ہے کہ اس نیو پر سونا چاندی اور بیش قیمت پتھر ہو۔ کیا تم ایسی شاندار زندگی رکھتے ہو اور زندہ پتھر کی طرح روحانی گھر بنتے جاتے ہو کہ جس طرح لوگ کسی شاندار عمارت کو دیکھکر تعجب کرتے ہیں۔

اُسی طرح تم کو بھی دیکھکر تعجب کرتے ہیں؟ کیا تم بیش قیمت رتوا رکھنے کی کوشش کرتے ہو؟ بعض بیش قیمت روے سے پڑھے لکھے ہوئے یا اونچی ذات کے لوگوں کو سمجھتے ہیں کیا تم ایسا نہیں سمجھتے ہو؟ وہی بیش قیمت رتوا ہے جو سچے دل سے مسیح پر ایمان لاتا ہے۔ چاہے پڑھے ہوئے ہو چاہے ان پڑھے ہو۔ چاہے دنیا میں اونچی ذات کہلائے چاہے رذیل گردانا جائے۔

(۴) جب تک روڑوں میں میل نہ ہو عمارت نہیں بن سکتی تم جن کو یہ تشبیہ دیتے یاد لاتے ہو کیا ان میں ایسی یگانگت ہے؟ کیا وہ رشتے بھڑتے رہتے تو نہیں ہیں؟ کیا تم ان میں میل پیدا کرنے کے لیے میل کے بانی سے دعا مانگتے ہو اور اس کی مدد سے کوشش بھی کرتے ہو؟

(۵) اگر کسی عمارت کے چننے والے آپس میں روٹھتے رہیں تو اُن سے عمارت نہیں بنتی ہے۔ بعض جگہ پر ایسا دیکھا گیا کہ دو مناد آپس میں ملکے نہیں رہ سکتے ہیں۔ ان کے مشنری کے پاس اکثر داد فریاد پہنچتی رہتی ہے۔ کیا تم میں ایسی فسادی طبیعت تو نہیں؟ اگر تم کسی قصبے یا گاؤں میں کسی دوسرے مناد کے ساتھ رکھے جاؤ تو کیا اُس کے ساتھ ملنساری سے رہوگے؟

سر اور اعضا کی مثال۔ سر اور بدن کی مثال پر غور کرنے سے مسیح میں قائم زندگی کی بابت ذیل کی باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

(۱) مسیح سر ہے۔ جس سے سارا بدن جوڑوں اور پٹھوں کے وسیلے سے پرورش پاکر اور باہم پیوستہ ہو کر خدا کی طرف سے بڑھتا جاتا ہے قلسی ۲: ۱۹

(۲) اگر سر کاٹ ڈالا جائے تو فوراً سارا بدن مر جاتا ہے اسی طرح ہم بھی مسیح سے جدا ہو کر روحانی زندگی میں جی نہیں سکتا ہے۔

باقی آئندہ

ایک غلط عقیدہ

کی بدولت بیشمار مفید جانوروں کا خون

ایک معزز ہندو دوست کی بدولت اخبار جیون تت مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۱۲ء میرے ہاتھ آیا جس میں کسی ویرتن نامے نے ایک مسلمان اخبار وقت مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۱۱ء (عید الضحی) سے کچھ عبارت اخذ کر کے اور مندرجہ بالا عنوان چڑھا کر خامہ فرسائی کی ہے۔ اول تو مسلمان اخبار کی عبارت کا نقل دیا ہے اور چند الفاظ تعلّی دکھاتے ہیں اور بعد ازاں اپنی مضمون آرائی کر کے گویا اپنے زعم میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ذبح عظیم اور مسئلہ قربانی کو غلط عقیدہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے وہ چند الفاظ میں بھی بعینہٖ اسی صورت میں نقل کرتا ہوں جیسے کہ جیون تت نے نقل فرمائے ہیں۔

"اگر کوئی شخص تنہا قربانی کرنے کی مقدرت نہ رکھتا ہو وہ اوروں کی شرکت سے کسی حلال بے عیب و بے نقص چوپائے کی قربانی کر سکتا ہے۔ صاحب استطاعت کئی کئی چوپایوں یعنی گھر کے ہر متنفس کی طرف سے ایک ایک حیوان کی قربانی کرتے ہیں۔"

بے شک الفاظ "صاحب استطاعت کئی کئی چوپایوں یعنی گھر کے ہر متنفس کی طرف سے ایک ایک حیوان کی قربانی کرتے ہیں"۔ اس قابل ہیں کہ اگر بلحاظ رحم بر حیوانات نہیں تو بلحاظ اصراف ضرور حیرت میں ڈالتے ہیں۔ البتہ مکہ کے حج پر صاحب استطاعت مسلمان جایا کرتے ہیں اور قرآنی آیت کلو واشربو پر ایمان رکھتے ہوئے یہ ہزاروں ہزار حاجی صاحبان ہر متنفس پیچھے ایک ایک بھیڑ بکری کے بجائے اگر ایک ایک مرغی بھی ذبح کرتے تو بھی تناول نہ کر سکتے۔ آہ رایگاں ذبح شدہ جانوروں کی بربادی کے علاوہ ہزاروں انسان بدبو اور تعفن کے باعث مرض ہیضہ کا شکار نہ ہوتے ہونگے؟

لیکن اس وقت مجھے اسلامی عقیدہ کے خلاف قلم اُٹھانی ضرور نہیں ہے تو جیون تت جانے یا مسلمان اخبار یا ان کا حریف ویرتن۔ البتہ اتنا کہنا میرا فرض ہے کہ حضرت ابراہیم ایسے بزرگ شخص ہو گزرے ہیں کہ جن کی ایمانی عظمت نہ صرف اسرائیلی قوم کے جن کے وہ جد امجد تھا واجب ہستی ہے بلکہ مسیحی بھی اُسے ایماندروں کا باپ مانتے ہیں اور اسلامی دنیا میں دین حنیف پر ناز کیا جاتا ہے۔ دیگر چہ حنیف کے معنے چاند پرست کے ہوں تو بھی ایک ایسے شخص کے ایمانی کام یعنی قربانی پر جیون تت یا اس کے نامہ نگار کا اعتراض جس کو دنیا کی تین قومیں باوجود باہمی اختلاف کے عزت دیتی آئی ہوں ایک بے لحاظی کا برتاؤ ہے اور آجکل کی ترقی تہذیب کے زمانہ اور اخباری اصلاح کے وقت ایسی بات مہذب اخباروں کے شایاں شان نہیں ہے۔

اور الفاظ "بے عیب و بے نقص چوپائے" کی قربانی توریت شریف سے لئے گئے ہیں جو اُس حقیقی بے عیب و بے نقص انسان کی طرف اشارہ کرتے تھے جو سارے جہان کے گناہوں کے بدلے قربان ہوا یعنی یسوع مسیح جس نے ہمارے اور تمہارے اں سارے جہان کے عیوض بے عیب برہ کی مانند اپنی جان کفارہ میں دی جس کی علامت حضرت اضحاق کی قربانی چڑھانے کا حکم خدا تعالے سے حضرت ابراہیم کو ہوا تھا۔ لہذا جیون تت یا اُن کے نامہ نگار صاحب کو واضح ہو کہ آپ پہلے اُن لوگوں کے عقاید اور فرائض سے واقفیت حاصل کر لیا کریں جن پر آپ اعتراض کرنا چاہتے ہیں۔

ہاں اگر آپ یوں ہی آڑے ہاتھ جس کو چاہا اُس کے عقیدہ کو غلط کہدیا اور میدان میں خم مار کے آ ڈٹے کہ لو صاحب ہم کسی کے قرآن یا یہودیوں کی توریت یا مسیحیوں کی انجیل سے کیا واسطہ تو لیجئے میں آپ کو قانون قدرت ہی سے دکھا دیتا ہوں کہ ایک جاندار کا دوسرے جاندار کو مار کر کھا جانا اور اپنی زندگی

بسر کرنا مشیت الٰہی کے اگر برخلاف ہوتا تو نہ شیر کو گائے بھینس وغیرہ کے پھاڑنے کا سامان دانت اور پنجے عطا ہوتے اور نہ بھیڑیا کو بھیڑ و بکری کے چیرنے کے ڈھب سکھے بلکہ پرندوں میں بھی جو ہوا میں اُڑتے ہیں باز و شاہین و عقاب وغیرہ اسی قسم کی چونچ اور چنگل رکھتے اور شکار کرتے نظر آتے ہیں اور مچھلیوں نے مچھلیوں تک کو نہیں چھوڑا۔ شاید آپ فرماوینگے کہ بات تو انسانوں کی ہو رہی ہے نہ حیوانوں کی تو میں کہتا ہوں کہ اگر انسان گوشت خور نہ ہوتا تو مثل گائے کے بھوکھ سے مرنا منظور پر سبزی اور نباتات کے بغیر کسی چیز کے نزدیک نہ جاتا۔ یا بمصداق مثل مشہور شیر بھوکھا مرے سبزی مول نہ چرے۔ گوشت کھانا بھی انسان کی طبیعت کے خلاف ہوتا۔ مگر چونکہ بعض چرند اور پرند زمین پر ایسے بھی پائے جاتے ہیں جنہیں قدرت نے ایسا پیدا کیا ہے کہ وہ ہر ایک چیز کھا لیتے ہیں کیونکہ قدرت نے طبعاً ان چیزوں سے انہیں نفرت نہیں دلائی مثلاً کوا کہ نہ صرف روٹی کا ٹکڑا اور اناج کھاتا ہے۔ بلکہ گوشت کھانے کا بھی مشتاق ہے۔ اسی طرح انسان نہ صرف طوطے کی مانند نرے پھل اور پھلوں کے بیج ہی نکال نکال کھاتا ہے بلکہ انہیں پھلوں اور اناجوں اور قسم قسم کی دالوں اور گوشت کی شکل پر دالوں کی بڑیاں بناکر اور گوشت کے کباب اور کبابیں بجائے مصالحہ دار بڑے بناکر چکھتا ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں اُس کی طبیعت کے خلاف نہیں لیکن صحبت اور سوسائٹی کی مجبوری اور عادات امور خارجی ہیں۔ اگر غور کر کے دیکھو تو ایک جاندار کی زندگی دوسرے جاندار کی موت پر منحصر ہے کیا آپ نہیں دیکھ سکتے کہ اناج اور نباتات میں اگر ادنٰے قسم کی زندگی نہ ہوتی تو وہ کیونکر پھوٹتے یا بڑھتے اور پھیلتے اور اُگتے۔ یہ اس لئے ہے کہ ہر ایک گھاس اور درخت میں ایک قسم کی زندگی ہے گرچہ حیوانات کی زندگی سے ادنٰے ہو۔ اور ہر ایک حیوان میں دوسرے قسم کی زندگی ہے۔ گو کہ انسان کی زندگی سے کم درجہ کی ہو جیسے عالم نباتات حیوانات کی زندگی کے لئے خالق نے بنایا ہے۔ ویسے ہی عالم حیوانات خاص انسانی زندگی کی خدمت کے لئے خدا نے پیدا کئے ہیں (بشرطیکہ ویدو دہرم کی تعلیم کے مطابق شیر و چیتا وغیرہ کا پیدا کرنے والا کوئی دوسرا پرمیشر نہ ہو جو انتظام نباتات و حیوانات سے اُسے کچھ سروکار نہ ہو)

کیا آپ گندم کو چکی میں پیسکر روٹی بنایا نہیں کرتے۔ اگر دانے ثبوت رہتے تو ان کی زندگی تباہ نہ ہوتی اور وہ بونے اور اُگنے کے قابل رہتے۔ لیکن جب تک آپ انہیں پیسکر قتل نہیں کرتے تب تک آپ کی زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ آپ گندم کو پیسکر اور گوندھ کر توا پر پکاتے ہیں۔ غرض ایک چیز کی موت سے اس دنیا کے انتظام کے مطابق دوسری چیز کی زندگی قائم ہوتی ہے۔ اور یہ انتظام میں نے اور نہ آپ نے بنایا ہے۔

پس جس خالق نے یہ انتظام بنایا ہے۔ اسی نے قانون کفارہ و قربانی دنیا کے شروع سے مقرر کیا ہے۔ فرصت نہیں کہ میں ویدوں سے قربانیوں کا قدیم دستور ثابت کروں۔ لیکن اگر آپ اسی بنا پر ذرا اور بھی اپنی نظر وسیع کر کے انتظام جہان پر غور کریں تو یہی اصول آپ کو نظر آئیگا کہ جتنا اور جس قدر کوئی شخص دوسروں پر فوقیت اور بزرگی رکھتا ہے۔ اُتنا ہی اُس کی زندگی اپنے سے چھوٹوں کی خدمت میں صرف اور کاہیدہ ہوتی جاتی ہے۔ سرخاندان کو دیکھو۔ ماں باپ کس محنت اور جانفشانی سے اپنی زندگی کو کھپاتے ہیں۔ اور پرانے اور بوسیدہ ہوتے جاتے ہیں جس کا نتیجہ اُن کے گرد اگرد زیتون کے پودوں کی مانند نونہال زندگیاں خوش اور بشاش نظر آتی ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں نے آلوؤں کا کھیت کبھی نہ دیکھا تھا۔ کیونکہ میں سرحد کا باشندہ ہوں۔ جب کھیت میں دوسرے ضلع اور انہیں لوگوں کو آلو اکھاڑتے دیکھا اور میں نے ایک گچھا اُٹھایا۔ جس کے ساتھ چند آلو جڑوں سے لٹک رہے تھے اور ایک آلو پچکا ہوا بدشکل اور کالا سیاہ اور سڑا گلا بھی جھوم رہا تھا۔ دریافت کرنے پر انہیں نے کہا کہ صاحب یہ وہی آلو ہے جو ان سب کا ماں باپ ہے۔ پہلے یہ بھی انہیں کی مانند تازہ تھا۔ مگر جب زمین میں بویا گیا تو خود بوسیدہ ہو گیا اور دوسرے اس سے پیدا ہو گئے۔ تب مجھے وہ بات یاد آئی جو یسوع مسیح نے فرمائی تھی کہ گیہوں کا دانہ اگر زمین میں گر کر مر نہ جاوے تو پھل نہیں لاتا۔

راقم۔ کمترین میر عالم از پاکپٹن۔

"مصیبت زدگان زمینداران شاہ دیوال کی عرضداشت"

خدمت میں بحضور جناب صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب بالقابہم"

حضور والا ہم مصیبت زدگان کیا کریں وہ آج تک تڑپ رہے ہیں۔ لیکن آخر دیکھتے ہیں کہ سوائے حضور والا حصول کامیابی کا نظر آنا ناممکن ہے۔ عالی جاہا ہماری حالت بعینہ اس ننھے بچے کی حالت کے مطابق ہے جس کی زندگی کا مدار اُس کی پیاری ماں کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ گو اس کی ماں کے لئے اس وقت اس سے زیادہ عزیز اور مسرت کن دوسری کوئی چیز صفحہ ہستی پر نہیں ہوتی تاہم جب تک بچے کے رونے کی آواز اس کے کانوں تک نہ پہونچے وہ اس کو زندہ رکھنے والی چیز دودھ نہیں پلاتی۔ وہ سمجھتی ہے کہ بچہ خوشی میں سو رہا ہے۔ لیکن جب وہ روتا ہے تو خواہ وہ کیسی ہی مشغول کیوں نہ ہو یکلخت سب کچھ چھوڑ کر اسے گود میں لے کر اسکے آرام کا باعث ہوتی ہے۔ یہی رشتہ حقیقی اندرونی ہمدردی تعلقات اُسے پیدا کر دیتے ہیں۔ ہم رعایا کیلئے

بھی محسن گورنمنٹ کا وجود باجود وطنین کی حیثیت قابل فخر اور مایہ ناز سے کچھ کم نہیں - بلکہ روزمرہ کے الطاف وکرم کے مشاہدات نے اس سے بھی زیادہ محسوس کرا رکھا ہے - جسکے شکریہ کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں - جس کا اندازہ ہمارے ہی دل لگا سکتے ہیں - عالیجاہا ہمارے ان درد بھرے الفاظ کی عرضداشت ہمارے تقاضائے زیست کے مسئلہ کا باعث ہوئی - عالیجاہا وہ یہ کہ ہماری بہت سی زمین اپر کینال جہلم میں آگئی ہے - شاید اگر اس نسبت سے رقبہ زیادہ منظور ہوتا جس نسبت سے کہ ہمیں دو صد کرم لیا گیا ہے تو شاید آج ہم بارگاہ حضور میں پہونچتے پاتے - لیکن ہماری قسمت کا فیصلہ قابل غور ہے عالیجاہا یہاں ایک زبردست نالہ بھمبر بھی ہے جو کہ دریا کی مانند ہے - محکمہ نہر نے اس کو نہر میں ملانے کے لئے نہر اور نالہ بھمبر کے لئے چار سو کرم سے زیادہ زمین لی ہے - جبکا آغاز شادیوال کی ہی زمین چوہدری خوشی محمد عیسائی کی زمین متصل موضع چوکنانوالی سے ہوتا ہے - اب بھمبر محکمہ گویا نہر ایک دریا بن گیا ہے - اور ہماری زمین بیشمار لی گئی ہے - جس سے ہم اس قابل نہیں رہے - کہ موجودہ حالت میں ہم اپنے پیارے وطن میں بیٹھکر اوقات بسری کر سکیں - مقامی حکام محکمہ نہر وغیرہ کی خدمت میں متواتر عرض و معروض آج تک کرتے رہے - اور درخواستیں دیتے رہے وہ تسلی دیتے رہے کہ تمہیں بہ معاوضہ رقبہ زیر آمد نہر معقول اراضی بصیغہ مربعجات ملکر تمہاری پرورش ہوگی - وہ ۲۶ فروری ۱۹۱۲ء کا یادگاری کا دن بھی ہمارے دلوں سے نہیں مٹ سکتا - جس روز حضور نے اس رقبہ زیر آمد نہر و نالہ بھمبر کو ملاحظہ فرمانے کے لئے اس زمین کو قدوم میمنت لزوم سے فخر بخشا تھا اور اس کو ہم خوشی سمجھتے تھے - حضور نے اس موقعہ پر ہم مصیبت زدگان کی دلجوئی کی تھی کہ عنقریب تمہیں حقیقی زمین سے زندہ رہنے کے قابل بنایا جاویگا -

چونکہ تا حال ہماری قسمت نے ہمیں وہ مبارک دن نہیں دکھایا - اس لئے آج ہم در دولت پر پہونچکر دست بستہ ملتمس ہیں کہ از رہ الطاف وکرم نگاہ خسروانہ ہماری حالت پر ترس کھا کر بذریعہ معقول اراضی بصیغہ مربعجات جہانتک جلد ممکن ہو سکے پرورش فرمائی جاوے - سوا حضور والا کوئی اور دروازہ نہیں جہاں پہونچکر داد و فریاد کریں - کیونکہ رعایا کی تمام امیدیں حضور والا کے وجود باجود ہی سے وابستہ ہیں - عالیجاہا ہم سے بعض ایسے معزز خاندان بھی ہیں کہ جن کی زمین نسلاً بعد نسل تقسیم ہو کر قلیل رہ گئی تھی اور جس طرح وہ گذارہ کرتے تھے ان ہی کا دل اور گردہ جانتا ہے - اور اب جبکہ سالم رقبے نہر میں آگئے ہیں - یا اگر کچھ زمین رہ بھی گئی ہے تو بہت تھوڑی بوجہ سفید پوشی و سایع ننگ و ناموس ان کے خرچ اخراجات اس پیمانہ پر ہیں جو حضور والا کی خاص توجہ اور مہربانی کے محتاج ہیں اور ایک وہ غریب زمیندار ہیں جن کی اگر دو چار بیگہ ہی زمین تھی اور سب کی سب نہر میں آگئی ہے - بہرکیف دونوں فریقوں کی حالت قابل رحم اور مزید مہربانی اور توجہ جناب کی محتاج ہے - حضور والا ہم کہاں جاویں اگر پوری طرح ہماری دلجوئی نہ کی گئی تو ہمیں اپنی محسن اور غمخوار گورنمنٹ کی رعایا ہونے کے فخر سے محروم ہونا پڑیگا اور اگر جناب جیسا محسن فیاض اور عادل حکمران ہوتے ہوئے ننھے بال بچوں کو ساتھ لیکر ہمیں ان شبینہ کے نئے وطن مالوف کو ترک کرنا تو نہایت ہی حسرت اور قلق ہوگا - اور ایک شرمناک واقعہ ہوگا کہ ایک ایسی وسیع اختیارات اور بے نظیر بادشاہت گورنمنٹ کے ہوتے ہوئے ہم کسی دیار غیر کی گدا گری کریں اور خاک چھانیں عالیجاہا موجودہ حالت اس قابل نہیں رہی کہ اپنے پیارے وطن میں بیٹھکر دن گذار سکیں - اس لئے بہ انکسارانہ ملتمس ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ہمیں جلاوطن نہیں ہونے دیا جائیگا - ہمیں جبرا کہ نہیں جاویگا - ہمارے کاغذات ردی کی ٹوکری کی نذر نہیں کئے جاوینگے - بلکہ بصیغہ مربعجات ہماری پرورش فرمائی جائیگی ہماری آہ و فغاں کو غور سے سنا جائے - ہماری درد بھری عرضداشت کے ایک نقطہ سے ہماری حالت کا اندازہ لگایا جائے - حضور کی زیر حکومت حضور کے ملک میں کروڑہا بیگہ زمین اور جنگل غیر آباد پڑے ہیں - اس سے اگر حضور ہماری پرورش کریں تو ہمارے لئے موجب نجات ہو سکتا ہے اور حضور کے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں - ہم سنتے ہیں کہ رکھ چیلیانوالی ضلع گجرات بھی مربعجات کی صورت میں تقسیم ہوگی - ہم کس قدر ہی خوش قسمت ہوں اور حضور کے تا دم زیست دعا گو جاہ و اقبال رہیں - اگر رکھ چیلیانوالی ضلع گجرات سے معقول اراضی کے عطیہ سے ہماری پرورش اور ہماری اولاد کی پرورش فرمائی جاوے تا کہ ہم اور ہماری اولاد اور ہماری آئندہ نسلیں پیٹ پالنے کے قابل ہوکر اور حسب دلخواہ تعلیم و تربیت کے حاصل کرنے کے قابل ہوکر اور ان کے خرچ اخراجات کے متحمل ہونے کے قابل ہوکر دوامی دعا گوئی سلطنت برطانیہ کا فخر حاصل کر سکیں - امید ہے حضور ہمیں اپنے ملک میں رہنے سے جواب نہیں دینگے اور نہیں کہیں گے کہ اپنے ننھے ننھے بال بچوں کو ساتھ لیکر یہ ملک چھوڑ جاؤ اور ایسی بے نظیر انگلش گورنمنٹ کی رعایا رہنے سے محروم ہو جاؤ - عالیجاہا ہمارے یہ درد بھرے الفاظ حضور کی خاص توجہ اور مزید مہربانی کے محتاج ہیں اور آج زندگی بھر میں اس وقت ہی نکلے ہیں جبکہ حد سے زیادہ مجبوری نے منہ دکھایا - امید ہے حضور والا جیسا نیک نہاد اور فیاض حکمران وقت ہوتے ہوئے ہم مصیبت زدہ رعایا ناکامی کا منہ نہیں دیکھیگی - اور حضور کی نگاہ الطافانہ ہمیشہ ہمارے دلوں پر حکمران رہیگی اور ہماری آنکھیں حضور والا کے احسان و کرم کی یادگار کے سامنے ہمیشہ سربسجود رہینگی - عرضی - ہم ہیں حضور کی رعایا میں سے مصیبت زدگان نو میداران سکنہ شادیوال ضلع گجرات پنجاب

محمد صاحب کے حق میں پیشینگوئی کی نسبت جناب مولوی نورالدین صاحب قادیانی کے وہم کا ازالہ

واضح ہو کہ مولوی صاحب نے بتقلید سید احمد خاں صاحب اپنی کتاب "فصل الخطاب لمقدمہ اہل الکتاب" کے دوسرے حصہ میں استثنا ۳۳: ۲ کے ترجمہ میں مغالطہ دہی کی غرض سے تصرف بیجا کر کے ناحق دعویٰ کر دیا ہے کہ اس میں محمد صاحب کی بشارت ہے۔ حالانکہ آیت مذکور کے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں کسی نبی کے مبعوث ہونے کی طرف ذرا سا اشارہ بھی نہیں پایا جاتا کیونکہ استثنا ۳۳: ۲ اُن برکتوں کے دیباچہ میں ہے جو موسٰے نے اپنی موت سے پہلے بنی اسرائیل کے حق میں پیش کی تھیں کہ جس سے شریعت کی شاندار تنزیل اور اسرائیلیوں کے تقرر اور خدا کی خاص اُمت ہونے کی یاد دہانی ہی مقصود تھی۔ نہ کہ کسی نبی کے آنے کی بشارت۔ لہٰذا پہلے ہم استثنا ۳۳: ۲ کا لفظی ترجمہ مع اصل زبان عبرانی کے پیش کر دیتے ہیں۔ تا کہ ناظرین مولوی صاحب کی بددیانتی سے واقف ہوں اور ان کے مغالطہ سے بچیں وھو ہٰذا

וַיֹּאמַר יְהוָה מִסִּינַי בָּא
וְזָרַח מִשֵּׂעִיר לָמוֹ הוֹ-
פִיעַ מֵהַר פָּארָן וְאָתָה מֵרִ-
בְבֹת קֹדֶשׁ מִימִינוֹ אֵשְׁדָּת
לָמוֹ

ترجمہ اور اُس نے کہا خداوند سینا سے آیا اور طلوع ہوا شعیر سے ان کے لئے جلوہ گر ہوا پہاڑ سے فاران کے اور آیا دس ہزار قدسی میں سے اُس کے دہنے ہاتھ میں آتش شریعت کی تھی اُن کے لئے استثنا ۳۳: ۲۔

یہاں سے ظاہر ہے کہ یہ اس واقعہ کا بیان ہے جو کوہ سینا پر بوقت تنزیل شریعت وقوع میں آچکا تھا اور مولوی صاحب نے لفظ (اُن کے لئے) دیدہ دانستہ اپنے پیش کردہ ترجمہ میں صرف مغالطہ دہی کی غرض سے نہیں لکھا کیونکہ یہ لفظ لامو جس کا ترجمان کے لئے ہے۔ دو دفعہ اس آیت میں آیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند سینا سے آیا اور طلوع ہوا شعیر سے ان کے لئے جلوہ گر ہوا پہاڑ سے فاران کے (یعنی ان باپ دادوں کے لئے جو بیابان میں فوت ہو چکے تھے) اور آیا دس ہزار قدسی میں سے اُس کے دہنے ہاتھ میں آتش شریعت کی تھی ان کے لئے (یعنی جن کے لئے خدا سینا سے آیا شعیر سے طلوع ہوا انہیں کے لئے فاران سے بھی جلوہ گر ہوا اور انہیں کے لئے اُس کے ہاتھ میں شریعت کی آتش بھی تھی) پس صاف ظاہر ہے کہ یہ اس وقت کا بیان ہے کہ جب کوہ سینا پر چمکتی بجلیوں اور آگ کے شعلوں کے درمیان سے بنی اسرائیل کو شریعت ملی تھی۔ نہ کہ کسی نبی کی خبر جیسا کہ آیات ذیل سے ہویدا ہے۔

خروج ۱۹: ۱۶ سے ۲۰ اور یوں ہوا کہ تیسرے دن صبح کو بادل گرجے اور بجلیاں چمکیں اور پہاڑ پہ کالی گھٹا اُمڈی۔ اور قرنا کی آواز بہت بلند ہوئی۔ چنانچہ سارے لوگ ڈیروں میں کانپ گئے۔ اور موسٰے لوگوں کو خیمہ گاہ سے باہر لایا کہ خدا سے ملاوے اور وہ پہاڑ کے نیچے آ کھڑے ہوئے اور سب کوہ سینا پر نیچے بالا دھواں تھا۔ کیونکہ خداوند شعلے میں ہو کے اُس پر اُترا اور تنور کا سا دھواں اس پر سے اُٹھا اور پہاڑ سراسر ہلگیا۔ اور جب قرنا کی صدا بہت بڑھائی گئی اور بلند سے بلند ہوتی جاتی تھی۔ موسٰی نے کلام کیا اور خدا نے اسے ایک آواز سے جواب دیا اور خداوند کوہ سینا پہاڑ کی چوٹی پر نازل ہوا اور خداوند نے پہاڑ کی چوٹی پر موسٰے کو بلایا اور موسٰے چڑھ گیا

۲- مزمور ۶۸: ۷ و ۸ اے خدا جس دم تو اپنے بندوں کے آگے آگے باہر نکلا اور جس دم تو بیابان سے گذرا۔ سیلاہ۔ زمین لرزی اور آسمان ٹپکے۔ خدا کے حضور ہاں سینا کو بھی خدا کے حضور جو اسرائیل کا خدا ہے جنبش ہوئی۔

۳- قاضی ۵: ۴ و ۵ اے خداوند جبکہ تو نے سعیر سے خروج کیا اور ادوم کے میدان سے آگے بڑھا تو زمین لرزی اور آسمان ٹپکے اور بدلیوں سے بوندیاں پڑیں۔ پہاڑ خداوند کے آگے پگھلے اور یہ کوہ سینا بھی خداوند اسرائیل کے خدا کے آگے۔

پس صاف آشکارا ہے کہ آیت پیش کردہ مولوی صاحب میں اس واقعہ کا بیان ہے۔ جو کوہ سینا پر موسٰے کے عہد میں واقع ہو چکا تھا اور اس میں کسی نبی کے آنے کی پیشینگوئی ہرگز نہیں ہے۔ مولوی صاحب استثنا ۳۳: ۲ میں تین نام یعنی سینا سعیر اور فاران دیکھ کر صرف مغالطہ دہی کے لئے یہ بناوٹ گھڑ لیتے ہیں کہ سینا سے موسٰی آیا اور سعیر سے عیسٰے۔ اور فاران سے محمد نکلا۔ یہ مولوی صاحب کی محض بناوٹ ہی ہے۔ کیونکہ سعیر وہ جگہ ہے جو ملک ادوم میں یہودیہ کے جنوب کی طرف ہے۔ کہ جہاں سے نہ خداوند یسوع کا آنا اور نہ جانا ثابت ہو سکتا اور اسی طرح فاران کوہ سینا سے شمال کی جانب اور ملک یہودیہ سے جنوب کی سمت واقعہ ہے کہ جہاں سے نہ محمد صاحب کا آنا اور نہ جانا ثابت ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ان دونوں مقامات کا بیان ہم ذیل میں درج کرتے ہیں

سعیر کا بیان

۱- سعیر وہ جگہ ہے کہ جہاں حوری یعنی سعیر رہتے تھے۔ پیدایش ۳۶: ۲۰ و ۲۱ و ۳۰۔

۲- پھر حوریوں کو نابود کر کے بنی عیساؤ یہاں رہنے لگے اور سعیر کا کوہستان خدا نے عیساؤ کو دیا استثنا ۲: ۲۲ و یشوع ۲۴: ۴۔

۳- اور یعقوب نے اپنے قاصدوں کو سعیر کی سرزمین اور ملک ادوم میں اپنے بھائی عیساؤ کے پاس بھیجا۔ کیونکہ عیساؤ اور اس کی اولاد سعیر میں رہتے

تھے۔ پیدائش ۳۲:۳ و ۳۳:۱۴ و ۱۶ و ۳۶:۸ و ۹

۴۔ جب بنی اسرائیل مصر سے نکلے اور کوہ سینا سے ہوکر ملک کنعان کو روانہ ہوئے تو اموریوں نے بنی اسرائیل کو رگیدا اور انہیں شعیر میں حرمہ تک مارا استثنا ۱:۴۴ یاد رکھو کہ ہنوز بنی اسرائیل ملک کنعان میں نہ پہونچے تھے اور موسیٰ اُن کے ساتھ تھا۔

۵۔ زاں بعد مدت تک بنی اسرائیل کوہ شعیر کے گرد پھرا کئے استثنا ۲:۱ ہنوز وہ ملک کنعان کے باہر تھے۔

۶۔ اور اس سفر میں بنی اسرائیل کو بنی عیساؤ سے جو کہ شعیر میں رہتے تھے چھیڑنا منع تھا استثنا ۲:۴ ہم وہ ہنوز وہ ملک کنعان میں نہ پہونچے تھے۔

۷۔ پھر بنی اسرائیل عیساؤ کے سامنے سے جو شعیر میں رہتے تھے

میدان کی راہ سے ایلات اور عصیون جبر سے گذرے اور موآب کے بیابان کی راہ میں آئے استثنا ۲:۸

۸۔ اور کوہ حور کہ جہاں اس سفر میں ہارون مرگیا ادوم کی سرحد سے ملا ہوا تھا گنتی ۲۰:۲۲ و ۲۳

پس ظاہر ہے کہ شعیر ملک ادوم میں اور کنعان سے باہر تھا کہ جہاں بنی اسرائیل اپنے سفر کرتے وقت کنعان میں پہونچنے سے پہلے گھومتے رہتے تھے۔ اور یہاں سے کسی نبی کے نکلنے یا آنے کی خبر نہ تھی۔ بلکہ برعکس اس کے صاف آشکارہ ہے کہ خدا شعیر کے پہاڑ کا مخالف تھا۔ دیکھو حزقی ایل ۳۵:۲ و ۳۔ لہٰذا نہ تو خداوند یسوع مسیح شعیر سے آیا اور نہ کبھی شعیر میں گیا۔ اور پھر کیونکر خیال میں آسکتا ہے کہ جس جگہ کا خدا مخالف تھا وہاں سے خداوند مسیح یا کوئی اور نبی نکلا ہو۔ مولوی صاحب کی سوفسطائی یہاں بھی ثابت ہے۔ باقی آئندہ

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گذشتہ سے پیوستہ

بیوی۔ لیکن مہربانی سے بتائیں کہ اس بیان کا بپتسمہ کی رسم سے کیا تعلق و واسطہ ہے۔ مجھے تو کوئی تعلق معلوم نہیں دیتا۔ ہمارے بچے پیدا ہوتے ہی خدا کے لئے مخصوص کر دیئے جانے چاہئیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ بچے کو بپتسمہ دینے سے کیا فائدہ پہونچتا ہے؟

میاں۔ اس سے والدین پر بچے کی حفاظت اور روحانی تعلیم کی زیادہ ذمہ واری ہو جاتی ہے۔

بیوی۔ یہ نہیں ہو سکتا ہر والدین کا فرض ہمیشہ ہے کہ اپنے بچوں کی تعلیم اور حفاظت کی بڑی سے بڑی خبرداری کریں۔ کیا آپ بائبل میں سے کوئی مقام پیش کر سکتے ہیں کہ جہاں بچوں کو اصطباغ دینے کی ہدایت ہو یا کوئی اشارہ یا کوئی ایسی مثال جہاں یہ بات وقوع میں آئی ہو۔

میاں۔ مجھے معلوم تو نہیں کہ کہیں صاف طور پر اس کا حکم دیا گیا ہے لیکن یہ رسم اتنی مدت سے رائج ہے کہ اب یہ ایک ضروری بات سمجھی جاتی ہے۔

بیوی۔ کوئی غلطی مدت تک رائج رہنے سے صحیح بات نہیں بن سکتی۔ اگر دس ہزار سال تک نہایت ہی عالم اور دانا شخص کسی غلط بات کے عامل رہیں تو بھی وہ اس کو درست نہ بنا سکینگے۔

میاں۔ بائبل میں لکھا ہے کہ لُدیا اور اُسکے خاندان نے بپتسمہ لیا جس میں بچے بھی شامل ہونگے۔

بیوی۔ ہو سکتا ہے کہ اُس کے پاس بچے ہی کوئی نہ ہو۔ اچھا مقام کو نکالکر پڑھیں۔ اعمال ۱۶: ۱۴ و ۱۵ کو پڑھ کر۔ وہ ایک طرح کی دوکاندار تھی۔ قرمز بیچنے والی۔ تھیاتیرا کی رہنے والی وہ فلپی کو قرمز بیچنے گئی تھی۔ جہاں اُسنے انجیل کی خوشخبری سنی۔ فلپی تھیاتیرا سے تین سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ اگر چھوٹے بچے اس کے پاس ہوتے تو وہ ضرور اُن کو اپنے ساتھ لیجاتی اور غالباً کوئی بھی بچہ اُس کے ساتھ نہ تھا۔ اس کے خاندان میں ممکن ہے کہ نوکر ہوں اور بڑے بڑے لڑکے لڑکیاں جو اس کام میں اس کی مدد کرتے ہوں۔

میاں۔ تم بڑی استاد ہو کسی نہ کسی طرح سے گھیر گھار کر اپنے مطلب پر بات کو لے ہی آتی ہو۔ اچھا میں ایک اور موقعہ پیش کرتا ہوں جس سے تم کو ماننا پڑیگا کہ بچوں کا بپتسمہ جائز ہے۔ بائبل میں لکھا ہے کہ داروغہ نے اپنے تمام بچوں سمیت بپتسمہ لیا۔

بیوی۔ مجھے بڑی حیرانی ہوتی ہے کہ آپ نے کبھی ایسی آیت بھی بائبل میں پڑھی ہے فلپی کے داروغہ کی بابت کہیں اس طور سے ذکر نہیں آیا۔

میاں۔ ابھی تھوڑے روز ہوئے کہ میں نے ایک پادری کو ایسا کہتے سنا تھا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ پولوس خاندان کے خاندان کو بپتسمہ دیتا تھا یعنی ماں باپ اور بچوں کو۔

بیوی۔ کسی چیز کے ثابت کرنے کا درست طریق صرف ایک ہی ہوتا ہے۔ ہم دیکھیں کہ بائبل کیا کہتی ہے۔ اعمال ۱۶:۳۳ میں یوں لکھا ہے۔ "اپنے سب لوگوں سمیت بپتسمہ لیا"۔ بپتسمہ لینے والوں کی نسبت تو اس میں یہی لکھا ہے یعنی "اپنے سب لوگوں سمیت"۔ مجھے معلوم نہیں کہ بیوی بچے یا اُس کے نوکر بھی شامل تھے یا نہیں۔ اس سے تو یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس کے پاس چھوٹے بچے بھی تھے۔ ذرا اگلی آیت دیکھیں "اور انہیں اوپر گھر میں لے جا کر دسترخوان بچھایا اور اپنے سارے گھرانے سمیت خدا پر ایمان لاکر بڑی خوشی کی"۔ نہ صرف وہ بلکہ اُسکا سارا گھرانا خدا پر ایمان لانے کے قابل تھا۔ تو یقیناً اس میں بچے شامل نہیں ہو سکتے۔ باقی آئندہ۔

شعر و سخن

غزل

نہیں ممکن تیرا ثانی اگر کوئی پیمبر ہو
بشر تو کیا حقیقت ہی فرشتہ تیرا ہمسر ہو
نہیں ہے خوف کچھ اُسکو مسیحا جسکا رہبر ہو
کلام حق سے ہے ثابت یقین اسکا نہ کیونکر ہو
زباں پر بھی مسیحا ہو مسیحا نقش دل پر ہو
میری جاں کو حضوری تا ابد تیری میسر ہو
تجسم پاک علیمی کا کمال عدل رحمت ہے۔
نمایاں صورت میں اسکی ہیں دونوں ایک جوہر ہو
تو ہی ہے زیست انساں کی تو ہی ہے رستہ حق کا
ملا لے اپنے میں مجھ کو کہ جاں میری بھی جانبر ہو
وسیلہ تو ہی میرا ہے تجھی سے عرض ہے میری
نہ ہووے موت کی سختی نہ مجھ پہ بار محشر ہو
شریر و ظالم و خونی جو اُس کے خاص دشمن ہیں۔
کہیگا وہ قیامت میں میرے آگے سے باہر ہو
مٹادے داغ عصیاں کے تو اپنے خون سے اے آقا
کہ روح حق کی نعمت سے میرا دل بھی منور ہو۔
پناہ میں اسکی جو آئے ہوئے پیارے وہ خالق کے
کہاں ہے تاب شیطاں کی کہ ان پر حملہ آور ہو۔
وہی اوّل وہی آخر وہی ہے نور عالم کا
کہاں رہتی ہے تاریکی اگر وہ دل کے اندر ہو
محبت باپ کی ہووے رفاقت روح اقدس کی
دعا فیروز کی ہے یسیح کا فضل سب پر ہو۔

از فیروز خاں صاحب ہیڈ ماسٹر
مدرسہ ناصریہ اورنگ آباد دکن

انتخاب الاخبار

۱۸ سالہ راجپوت نے چیتا ہلاک کردیا۔

ضلع گورکھپور کے سلسوا بازار کے بابو گوری سنگھ جی کے چھوٹے صاحبزادے بابو پرم ہنس سنگھ اور بابو اندرجیت سنگھ دربرادرزادے بابو نول سنگھ ہرن کا شکار کھیلنے کے لئے گرد و پیش کے جنگل میں گئے۔ وہ شکار کھیل رہے تھے کہ یکایک ایک چیتا نکلکر مقابل ہوا۔ بابو نول سنگھ نے جنگلی لوگوں میں کشتری سورماؤں کا خون تھا بجائے خوف کھانے کے بندوق اُٹھائی۔ اور ایک ہی گولی میں جہنم وصل کردیا۔ بابو نول سنگھ کی عمر ابھی ۱۸ سال کی ہے۔ کیوں نہ ہو راجپوتوں سے ایسے ہی بہادری کے کام انجام پاتے ہیں ایشور کرے کہ آپ کی عمر دراز ہو اور آپ کشتری بیروں کی مانند میدان زندگی میں دلاوری کے جوہر دکھاتے رہیں۔

(راجپوت گزٹ)

سرکاری عمارات کلکتہ کی قیمتیں

راجدھانی دہلی کو تبدیل ہوجانے سے کلکتہ کی سرکاری عمارات خالی ہوگئیں جس پر اُس کو ٹھکانے لگانے کا سوال پیش ہے۔ گو گورنمنٹ بنگال کی طرف سے ان کی خریداری کی نسبت کوئی آمادگی ظاہر نہیں کی گئی اور نہ کوئی دوسری سبیل ہوئی ہے۔ لیکن گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے مختلف عمارات کی مندرجہ ذیل قیمتیں مشتہر کردی گئیں۔ گورنمنٹ ہاؤس پچاس لاکھ۔ امپیریل سکریٹریٹ بلڈنگس ۲۸ لاکھ۔ دفتر تجارت صنعت و حرفت ۲۸ لاکھ۔ تار گھر دس لاکھ اور پوسٹ آفس نو لاکھ روپیہ بہرحال گورنمنٹ بنگال انہیں خرید کرے گی تو اس کے خزانہ پر قرضہ کا عظیم بار پڑیگا اور اگر غیر سرکاری ہاتھوں میں عمارات گئیں تو بھی بوقت ضرورت بنگال کو زیادہ خرچ کرنا پڑیگا۔ غالباً گورنمنٹ بنگال انہیں ضرور خریدنے کی کوشش کرے گی

(اخبار میونسپل گزٹ مدراس گیہ ہند)

پنجاب کی تعلیمیافتہ آبادی

گزشتہ مردم شماری کی بابت جو شمار و اعداد شائع ہوتے ہیں ان سے صوبہ پنجاب کی تعلیمیافتہ آبادی میں کچھ ترقی معلوم نہیں دیتی۔ اگر کچھ ترقی ہوئی تو وہ بہ نسبت مردوں کے عورتوں میں زیادہ ہے بلکہ ایک طرح مردانہ خواندہ آبادی کم ہوگئی۔ کیونکہ عورتوں کی تعلیمیافتہ آبادی میں ۶۶ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے پنجاب میں کل لکھے پڑھوں کی تعداد سات لاکھ کے قریب ہے۔ جو ۱۹۰۱ء کی مردم شماری سے صرف ایک ہزار زیادہ ہے ہندو تعلیمیافتوں کی تعداد ۵۰۰۸۴۸ مسلمانوں کی ۱۹۳۵۶۵۔ سکھوں کی ۱۲۹۳۸۰ اور عیسائیوں کی ۳۸ ہزار ہے۔ قومور عورت مردوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

		کل آبادی	کسی قسم کے تعلیمیافتہ	انگریزی تعلیمیافتہ
ہندو	مرد	۴۸۱۱۰۳۳	۴۵۶۹۳۸	۴۶۴۹۴
	عورت	۳۹۵۲۵۹	۲۶۹۳۲	۱۲۹۶
مسلمان	مرد	۶۶۹۵۹۴۳	۱۸۳۰۳۲	۲۴۱۶۴
	عورت	۵۵۶۹۵۴۴	۱۰۵۳۳	۳۸۰
سکھ	مرد	۱۶۵۵۹۵	۱۵۵۱۶	۹۲۰۸
	عورت	۱۲۳۲۱۳۴	۱۴۲۱۰	۱۲۰

تعلیمیافتہ آبادی کی نسبت یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ انگریزی تعلیم کی ترقی ہورہی ہے۔ وہاں مسلمانوں کی تعلیمی پستی بھی قابل افسوس ہے۔ انگریزی تعلیم سابقہ مردم شماری ۱۹۰۱ء سے ۲۵ فیصدی ترقی ہوئی ہے۔

مسلمان باوجود آبادی کا بڑا حصہ ہونے کے تعلیم میں ۱/۴۲ حصہ رکھتے ہیں۔ ہندوؤں کا ان کے مقابل ۱/۱۸ حصہ تعلیمیافتہ ہے۔ سکھوں کی تعداد جتنی قلیل ہے اتنی تعلیم میں اوروں سے زیادہ یعنی ۱/۲ ہے۔ مسلمان آنکھیں کھولیں اور تعلیم یافتہ انسان بننے کی کوشش کریں۔

آبی محلات

کہتے ہیں کہ قسطنطنیہ کا موجودہ تمام شہر ایسی چھت کے اوپر آباد ہے کہ محلات کے فرشوں کے نیچے ایک موجزن سمندر موجود ہے جس پر کہ میلوں لمبی چوڑی چھت ڈالی ہوئی ہے۔ چند سالوں کا عرصہ ہوا کہ اس چھت کی چند محرابیں ٹوٹ گئیں اور ایک بڑا شگاف ہوگیا۔ جس گھر میں یہ شگاف ہوا تھا اُس میں ایک ترکی افسر رہتا تھا۔ اسبات کا چرچا ہوگیا۔ چند آدمی اس شگاف کے ذریعہ نیچے اُترے اُن کو معلوم ہوا کہ نیچے ایک آبی محل بنا ہوا ہے۔ اس محل کو یاں کہو کہ سمندر کے اوپر اس چھت کو سہارا دینے والی محرابیں سنگ مرمر کے ستونوں پر قایم ہیں۔ یہہ ستون ایک ہی پتھر کے ہیں۔ اس میں جوڑ کوئی نہیں دو دو ستونوں کے درمیان دس فیٹ کا فاصلہ ہے۔ اور ان پر پچی کاری کی ہوئی ہے۔ یہ چھت اتنی لمبی چوڑی ہے کہ ابھی تک اس کی لمبائی کا ٹھیک پتہ نہیں لگا۔ جس ترکی افسر کے گھر اس آبی محل کا راستہ جاتا تھا اس نے نیچے سیر کے لئے ایک کشتی بنا رکھی تھی۔ چنانچہ ۱۸۹۳ء میں دو انگریز اس عجوبہ کو دیکھنے کے لئے گئے۔ مگر ان کی سیری نہ ہوئی سو اُنہوں نے ارادہ کیا کہ جس طرح ہو اس چھت کا یا اس آبی محل کا پتہ لگانا چاہئے۔ لیکن اس میں کامیابی نہ ہوئی اور آجتک ان کے نکلنے کی خبر نہیں کہ کہاں گم ہوگئے۔ (اخبار عام)

ایک لڑکے کی کرتوت

شہر ہوگلی کے ایک سنیاسی ساودھو کے پاس ایک برہمن کا لڑکا مسمی ہری عمر ۱۷ سالہ آتا جاتا تھا۔ اور ساودھو کی صحبت میں گانجہ بھی پینے لگا تھا۔ ساودھو ہمیشہ اس کو یہ ترغیب دیتا رہا کہ گھر چھوڑ کر فقیر ہوجائے اور ساودھو کے ہمراہ ہوکر دریا کے کنارہ زندگی بسر کرے۔ لڑکے نے جواب دیا کہ باپ کی زندگی میں فقیر نہ ہونگا لیکن رفتہ رفتہ ساودھو نے اس کو راضی کر لیا کہ باپ کو قتل کر کے میرے ساتھ فقیر ہوجائے۔ چنانچہ ایک روز لڑکا اس نیت سے باپ کے ہمراہ پلنگ پر بیٹھا کہ اس کا کام تمام کردے۔ جب اسکو اطمینان ہوگیا کہ اس کا باپ بے خبر سو رہا ہے تب اس نے باپ پر وار کیا اور زخم پہونچائے اتفاق سے وہ جاگ اُٹھا اور شور و غل کیا۔ ساودھو جو لڑکے کی مدد کے لئے کہیں چھپا ہوا تھا فوراً آ پہونچا اور دونوں نے ملکر غریب برہمن کو قتل کر ڈالا اب دونوں گرفتار ہیں دیکھیں عدالت میں جرم پر کیا سزا دیجاتی ہے۔ (ا)

برما کی عورتیں

برمی عورتوں میں ایک خاص صفت پائی گئی ہے۔ یعنے وہ پردہ کرنا جانتی ہی نہیں وہ مرضی کی مالک ہیں جب چاہیں شادی کریں جب چاہیں طلاق لیں۔ وہ مذہب سے بھی آزاد ہیں۔ ہندوستانی ہندو مسلمانوں کے ہاں بطور بیوی کے رہتی ہیں۔ مگر حلال حرام میں تمیز نہیں کرتیں۔ اسی لئے ان کے خاوند بھی لامذہب ہوجاتے ہیں۔ (ر)

ضرورت:۔ ایک جے اے وی ٹرینڈ ٹیچر بعمر ۲۵ سال مڈل ڈیپارٹمنٹ اور بورڈنگ ہوس پر نگرانی کرنے کے لئے ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ درخواستیں معہ اسناد پرنسپل چرچ مشن ہائی سکول ٹوپیہ اسماعیل خاں۔

ضرورت

۱/۲

مندرجہ ذیل اُستادوں کی مشن ہائی سکول جھانسی کے لئے ضرورت ہے۔

اول تجربہ کار انٹرنس پاس مسیحی اُستاد سندیافتہ کو ترجیح دیجائیگی۔ دوم۔ اُدھیڑ عمر ہوس فادر جو کہ چھوٹی چھوٹی جماعتوں کو پڑھا بھی سکے۔

تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے کر سکتے ہیں۔ درخواستیں معہ اسناد پادری ڈبلیو ایچ ٹیمپل ٹیرلیپ صاحب ایپروڈ ڈسٹرکٹ منصوری آنی چاہئیں۔

ضرورت

۳/۴

ڈسیپلین مشن ہائی سکول لکھنؤ کے لئے مندرجہ ذیل شخصوں کی ضرورت ہے۔ اول ٹرینڈ گریجوایٹ سیکنڈ ماسٹر تنخواہ ۷۵ ماہوار دوم ایک عیسائی گریجوایٹ فورتھ اسسٹنٹ ماسٹر تنخواہ ۵۵ ماہوار سوم ایک عیسائی کلرک جو کہ حساب میں اچھی مہارت رکھتا ہو تنخواہ ۳۵ روپیہ ماہوار۔ سائلو کو اپنی سندات معہ اسناد ہیڈ ماسٹر کے نام پتہ مذکورہ بالا پکم جولائی سے پہلے بھیجنی چاہئیں۔

رسید زر

مسٹر منتظر پرشاد	۱۹۱۳ء	عہ/۸
میسرز مہتاب لعل گوبن لعل	اشتہار ۲ ماہ	لعہ
پادری اے ایل بیکسن	۳ ماہ	۱۰/
بابو گھسیٹا لعل	۱۹۱۲ء	عہ/۸
بابو مولا بخش	"	عہ/۸
پادری ملوچند پال	"	عہ/۸
پادری جے۔ سی۔ رو	"	عہ
مس اے بیکسن	۶ ماہ	عہ/۱۲
پادری۔ اے۔ فرنچ ۲ کاپی	"	عہ/۸

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ماہواری پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیا اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ر سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو۔ پی سے طلب کرسکتے ہیں +

ایم۔ ایم کاپتی کی کمپنی

سنگ مرمر و نلہا کا بیوپاری

زمین و دیوار اور فرنیچر کے لائق سفید و فینسی ٹائل اور ٹائلز کی رنگین اور لال لادیان و منگلوری نلہا اور سنگ مرمر کے جو کھٹے۔ پارٹ لینڈ سیمنٹ وغیرہ ہمارے یہاں یکجائی اور علیحدہ علیحدہ بھی کفایت کے نرخ سے ملینگے +

ملنے کا پتہ

ایم۔ ایم کاپتی اینڈ کمپنی نمبر ۴۸ کسٹم ہاؤس روڈ و سرکل بمبئی

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہہ تیل ہر تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگا دو۔ لگاتے ہی سفید بال کالے بھورے ہو جاتے ہیں بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان ہر ہفتہ میں ایک بار اگر اس نایاب تیل کو سر کے بال داڑھی یا مونچھ پر لگایا جاوے وہ آدمی ہمیشہ خلایق کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہے ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے +

قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) آرڈر بذریعہ وی پی آنے چاہئیں +

ملنے کا پتہ حضرت مولانا عاشق بزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ماندوی نمبر ۲ بمبئی

دیگر کتب

حل مشکلات	پروفیسر خیبس صاحب آر۔ حصہ اول ۔/۶ +
تحقیق بائبل	مصنفہ مرتن داؤد صاحب۔ ۴۰ر +
طالبان حق	کپتین فیرر صاحب ڈی۔ ڈی۔ ۹ر +

سوال و جواب

فارسی اردو	قیمت	۶ پائی +
رومن اردو	قیمت	۶ پائی +
گورمکھی	قیمت	۶ پائی +
بچوں کی پرورش	قیمت	ار +
تواریخ بائبل	قیمت	عہ +
حیات مسیح	قیمت	۱۲ر +
مسیح کا نمونہ	قیمت	۸ر +
سبد و غزلیں اردو	قیمت	ار +
گورمکھی	قیمت	ار +

۱۔ اسلام میں مسیح ار
۲۔ ینابیع القرآن ۳ر
۳۔ بائبل یا قرآن ار
۴۔ وشنو کے دس اوتار ۲ر
۵۔ آواگون یا آئندہ زندگی ۲ر
۶۔ تناسخ کا کھنڈن ۲ر
۷۔ سیر ہندو مع تصویرات اردو ۸ر

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

بچوں کی پوشاک کا نیا اور نہایت سستا طریقہ

ناظرین! اخبار ایسا کون شخص ہے۔ جو تھوڑا خرچ کرنا اور اپنے بچوں و مستورات کو ہر وقت نئے نئے اور زرق برق لباس میں دیکھنا نہیں چاہتا مگر بوجہ کم آمدنی و لاگت گراں دل ہی دل میں رہجاتا ہے مگر اب آپ خوش ہو جیئے کہ یہ مایوسی بالکل دور ہو گئی ہے [illegible] کارخانہ نے [illegible] نئے فیشن کے اعلی اعلی قسم کے [illegible] پونڈ کے حساب سے منگایا ہے جس میں چھوٹے چھوٹے بچوں کے سب [illegible] اور مستورات و مردوں کی واسکٹیں [illegible] بہت طرح کے [illegible] کام کے لائق کپڑے [illegible] آتے ہیں۔ لہذا یہ ایک نیا اور نہایت سستا طریقہ زرق برق لباس تیار کرنے کا ہے۔ کم قیمت سے لیکر زیادہ قیمت [illegible] اس میں نکلتا ہے جناب ایک دفعہ کم از کم ضرور آزمائش کیجئے۔ اخبار میں چھپا [illegible] ہرگز اشتہاری چیز خیال نہ کیجئے +

قیمت مال نمبر ۱ { جس میں پون پون گز۔ گز گز سوا گز اس سے بھی شاید زیادہ لمبا ٹکڑہ نکلیگا فی پونڈ (عہ)

قیمت مال نمبر ۲ { جس میں گز دو گز۔ سوا گز اور ڈیڑھ گز اس سے بھی زیادہ لمبا ٹکڑہ ایک یا دو ٹکڑوں کی شکل میں نکلیگا +

فی پونڈ (عہ ار)

خوشبودار چھالیہ

اسکے استعمال پر منہ ہر وقت خوشبودار [illegible] اور نہایت [illegible] لئے از حد مفید نہایت لاجواب تحفہ۔ قیمت فی روپیہ [illegible]

ضروری اطلاع۔ [illegible]

ایم۔ ایل ول و شر اینڈ کو ہول سیل مرچنٹ اینڈ جنرل ڈیلرز دہلی

پریسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے
بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ
وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۶۱
برس میں اس فنڈ نے ۰۸ ہزار روپیوں سے بیواؤں
اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار
روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ
لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس
حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد
موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا
ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر
پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے
سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام ولی برادرز چھپا